© rasailojaraid.com

68

ظاہر ہے...... جب ظاہر نہیں ہوتا

اکثر جملوں کا آغاز انھی دو الفاظ سے ہوتا ہے، یعنی جو ظاہر ہے اسے معلوم نہیں سمجھا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ ظہور ہو جاتا ہے اور جو اس کو ظاہر نہیں سمجھتے تھے حیران رہ جاتے ہیں۔ لوگ دنیا میں اس طرح مگن ہو جاتے ہیں کہ انھیں آخرت نظر نہیں آتی ـــــ یا آخرت میں اس طرح مگن ہو جاتے ہیں کہ جو کچھ سامنے ہے وہ اہم نہیں ٹھیرتا ـــــ 'ظاہر ہے' کا تقاضا ہے کہ اہم کو اہم سمجھا جائے، ہونی کو دیکھ لیا جائے، بصیرت محض گمان تک محدود نہ ہو بلکہ حقیقت کی خبر دے سکے ـــــ قبل اس کے کہ وہ ظہور پذیر ہو جائے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ:

۱- مستقبل کو محض ماضی کا تسلسل نہ سمجھا جائے۔ حال کے گرداب سے باہر نکل کر آزادانہ طور پر سوچا جائے۔

۲- مسئلے کا الجھاؤ امکان پر پردہ ڈال دیتا ہے اور امکان کی کشش مسئلے کی نوعیت کو دبا دیتی ہے۔ دونوں میں توازن چاہیے۔

۳- کسی بھی ایک اندازے یا پیش گوئی پر جب یقین کر لیا جاتا ہے تو اُس سے مختلف واقعات کا نظر آنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۴- ذاتی دل چسپیاں اور خواہشات عقل کو وہی سمجھاتی اور نگاہوں کو وہی دکھاتی ہیں جو دل چاہ رہا ہوتا ہے

۵- جو ظاہر ہوتا ہے وہ بالکل سیدھا اور صاف نظر آتا ہے اور سامنے نوشتۂ دیوار کی طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ اس کو گہرائی میں نہ تلاش کیا جائے۔

۶- کسی بھی معاملے کو اگر اُوپر بلندی سے دیکھا جائے یا باہر سے دیکھا جائے تو نقطۂ نظر بہتر ہو جاتا ہے ـــــ صرف اندر سے دیکھنا کافی نہیں۔

۷- مختلف موقعوں پر، مختلف مقامات سے، مختلف افراد مختلف آرا رکھتے ہیں۔ ان تمام کی شمولیت اور یک جا کرنے سے جو مکمل تصویر بنتی ہے اس سے 'ظاہر ہے' واضح ہو جاتا ہے۔

۸- کسی ایک رُخ سے، کسی ایک خول میں قید رہ کر دیکھنا فکر و نظر کو محدود کر دیتا ہے۔

۹- قریب اور دُور کا فرق سامنے رہے تو دونوں کے لحاظ سے منظر قائم ہو سکتا ہے۔

۱۰- دوسرے جو سنائیں، بتائیں اور دکھائیں محض اسی پر تکیہ نقصان دہ ہوتا ہے ـــــ از خود نظر ڈال کر رائے قائم کرنا چاہیے۔

سعدیہ الاسلم

© rasailojaraid.com